34380- عورت کا عورتوں میں گروپ کے ساتھ محرم کے بغیر حج کرنا

سوال

ایک عورت کا کہنا ہے کہ وہ سعودی عرب میں ملازمت کرتی ہے ، اور پچھلے برس حج کے لیے گئی تو اس کے اس کی دو سہیلیاں تھیں اور ان کے ساتھ کوئی محرم نہ تھا، اس کے بارہ میں کیا شرعی موقف کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" یہ عمل یعنی محرم کے بغیر عورت کا حج کرنا حرام ہے کیونکہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی حدیث ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا :

" محرم کے بغیر کوئی عورت سفر نہ کرے ، تو ایک شخص اٹھ کر کہنے لگا : اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میری بیوی حج پر جا رہی ہے اور میں نے فلاں غزوہ میں نام لکھوا رکھا ، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

جاؤ جا کر اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (3006) صحیح مسلم حدیث نمبر (1341).

لہذا عورت کے لیے بغیر محرم کے سفر کرنا جائز نہیں اور محرم وہ ہو گا جو عورت کے لیے نسب یا کسی مباح سبب کی بنا پر ابدی طور پر حرام ہو، اور اس کے لیے عاقل و بالغ ہونا شرط ہے ، لیکن چھوٹا بچہ محرم نہیں بن سکتا، اور اسی طرح بے وقوف یعنی جسے عقل نہ ہو وہ بھی محرم نہیں بن سکتا.

سفر میں عورت کے ساتھ محرم کے ہونے میں حکمت یہ ہے کہ عورت کی عزت و عصمت اور عفت محفوظ رہے ، تاکہ خواہش کی پجاری اور اللہ کا ڈر نہ رکھنے اور اللہ کے بندوں پر بے رحمی کرنے والے قسم کے لوگ عورت سے کھلواڑ نہ کر سکیں.

اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ عورت اکیلی ہو یا اس کے ساتھ دوسری عورتیں بھی ہوں ، یا پھر وہ امن والی ہو یا امن میں نہ ہو، حتی کہ چاہے وہ اپنے خاندان اور گھر والی عورتوں کے ساتھ ہی جائے اور اسے انتہائی امن کی امید بھی ہو تو بھی اس کے لیے بغیر محرم سفر کرنا جائز نہیں.

کیونکہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو اپنی بیوی کے ساتھ حج کرنے کا کہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے یہ دریافت نہیں فرمایا کہ آیا اسکے ساتھ دوسری عورتیں ہیں ، اور کیا وہ پر امن یا ہے نہیں ، اس لیے جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارہ میں اس شخص سے استفسار نہیں فرمایا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس میں کوئی فرق نہیں ، اور یہی صحیح ہے کہ عورت بغیر محرم کے سفر نہیں کر سکتی.

وقت حاضر میں بعض لوگوں نے تساہل سے کام لیتے ہوئے ہوائی جہاز میں بغیر عورت کا سفر جائز قرار دے دیا ہے جو کہ بلاشک وشبہ عمومی اور ظاہری نصوص کے خلاف ہے، کیونکہ ہوائی جہاز کا سفر بھی دوسرے ذریعہ سے سفر کی طرح ہے یہ خطرات سے خالی نہیں.

اگر محرم عورت کو ائرپورٹ کے لاؤنج تک چھوڑ آئے تو وہ ویٹنگ ہال میں داخل ہو کر اکیلی رہ جائیگی اور اسکے ساتھ کوئی محرم نہیں ہوگا، ہوسکتا ہے ہوائی جہاز وقت مقررہ پر اڑ جائے، لیکن یہ بھی ہوسکتا ہے کہ فلائٹ میں تاخیر ہو جائے.

اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وقت مقررہ پر فلائٹ اڑان بھرے لیکن کسی فنی خرابی یا کسی اور سبب کے باعث اسے واپس آنا پڑے، یا پھر جہاں فلائٹ جا رہی تھی اس ائرپورٹ کی بجائے کسی دوسرے ائرپورٹ پر اتر جائے، اور یہ بھی ہوسکتا ہے فلائٹ کسی سبب کے باعث تاخیر سے پہنچے.

اور اگر بالفرض وقت مقررہ پر بھی پہنچ جائے تو ہوسکتا ہے اسے لینے کے لیے آنے والا محرم شخص کسی سبب کے باعث وہاں نہ پہنچ سکا ہو، اس کی گاڑی خراب ہوسکتی ہے یا پھر وہ سویا رہ سکتا ہے، یا پھر رش کی بنا پر تاخیر ہوسکتی ہے.

پھر اگر یہ بھی فرض کریں کہ اسے لینے کے لیے آنے والا محرم شخص وقت مقررہ پر بھی پہنچ گیا ہو لیکن اس کے ساتھ فلائٹ میں کوئی شخص ایسا ہو جو اسے دھوکہ دے اور وہ دونوں ایک دوسرے کو چاہنے لگیں اور؟ ؟

حاصل یہ ہوا کہ عورت کو اللہ سبحانہ وتعالی کا ڈر اور تقوی اختیار کرتے ہوئے حج وغیرہ یا کوئی بھی سفر بغیر محرم کے نہیں کرنا چاہیے، اور محرم کے لیے بالغ اور عاقل ہونا شرط ہے، اللہ ہی مددگار ہے" انتہی.